قرآنی قصے

حضرت مریم رضی اللہ عنہا

یہ کہنا کہ قرآن مجید بہت اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے بہت آسان ہے لیکن واقعی طور پر سمجھ کر کہنا کچھ اور ہے۔ درحقیقت دنیا میں عورتوں کی ذات عجیب ذات ہے اور جو آفتیں ان کے دم قدم سے مردوں اور سوسائٹی پر نازل ہوتی ہیں ان کا تصور بھی ناممکن ہے خود قرآن مجید کی زبان میں اس کو سنا جا سکتا ہے وہ فرماتا ہے اِنَّ کَیْدَکُنَّ عَظِیْمٌ۔ جب حال یہ ہے تو یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام اس پر روشنی نہ ڈالتا۔ اور ایسے اخلاق ان ہی کی حدیث میں بیان نہ کرتا حضرت مریم رضی اللہ عنہا ان ہی میں سے ایک ہیں جن کی حالت بیان کر کے قرآن مجید فرقۂ اناث کو ایک ایسا سبق دیتا ہے جو شرف و منزلت کا حامل ہوتے ہوئے اس طبقہ کے لئے نمونہ اور مشعل راہ ہدایت ہے ایک طرف تو یہ ہے لیکن دوسری طرف مرد خود قرآنی تعلیمات سے کوسوں دور ہیں اسے اور ان بزرگ ہستیوں کے اسوۂ حسنہ سے نابلد ہیں جو انبیا و رسل کے قصے میں ان کے لئے سرمایہ زندگی کی طرح فراہم ہیں غور کیجئے جب مردوں کا یہ حال ہے تو عورتیں جو ان ہی کے ذریعہ سے بہتر بن سکتی ہیں جن پر ان کو اختیارات دیئے گئے تھے اور جن کے سنوارنے کے لئے قُوْا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا کی وعید سنائی گئی تھی ان کی گمراہی اور قرآنی برکات سے محرومی اور پھر اس کے بعد تباہی کی انتہا کو کون بتا سکتا ہے۔

مرد یقیناً عورتوں کی تباہی و بربادی کے ذمہ دار ہیں اور ان کے بہتر بنانے کا بار ان ہی کے مضبوط کاندھوں پہ ہے جس سے صنف نازک سہارا ڈھونڈھتی لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ عورتیں اس الزام سے بالکل بری ہو جائیں مرد اسی حد تک قصوروار ہیں اور اسی کے جوابدہ جس قدر ان کا اس مسئلہ سے تعلق ہے لیکن قطع نظر اس کے خود بھی عورتیں

اپنے قصور کی آپ ہی ذمہ دار ہیں یہ کہکر یہ نہیں بچ جا سکتی کہ ہمارے مرد قرآنی تعلیمات سے
خود بے بہرہ تھے اسی لئے ہم بھی جاہل اور محروم رہے یہ عذر آیندہ پذیرائی کے لائق نہیں جس طرح
زندگی کی دوڑ میں ہزاروں باتیں ایسی ہیں کہ یہ دوں کی مرضی کے خلاف کر گذرتی
ہیں اسی طرح کس نے ان کو روکا ہے کہ خواہ مرد قرآن کو ہاتھ تک نہ لگائیں لیکن ان کو
چاہئے کہ یہ اپنے پروردگار اور مالک حقیقی خدا کے حکم کے سامنے کسی کے حکم کی پرواہ
نہ کریں اور آنکھ بند کر کے قرآنی احکامات پر چلنے کی ٹھان لیں پھر اپنے ذریعے سے
اپنے فرقہ کی دوسری مستورات کو اسی رنگ میں رنگنے کی کوشش کریں خاص کر اپنے
بچے اور بچیوں کو قرآنی سانچے میں ڈھالیں۔

بہرحال حضرت مریم رضی اللہ عنہا کا ذکر جہاں بہترے اوصاف سے مالا مال ہے
وہاں ہماری مستورات کیلئے ایک بہترین نمونہ اور ان کی زندگی کے لئے اعلیٰ درجہ کا سبق
ہے۔ خدا کرے ہماری مستورات اس سے وہی پاکیزگی حاصل کریں جو ان کے حاضر و
ناظر اور غیب دان خدا کے سامنے ہر وقت ان کے نامہ اعمال کی صورت میں پیش ہوتی رہے

پورے قرآن مجید میں کسی عورت کا نام نہیں آیا ہے الا حضرت مریم علیہا السلام کا
اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ عورتوں کا احترام منظور ہے اور اشارۃً یہ سمجھانا مقصود
ہے کہ اگرچہ ان کا ذکر کیا گیا ہے تاکہ قرآن سے فائدہ اٹھانے کا موقع ملتا رہے لیکن
نام کا نہ لیا جانا گویا انتہائی حرمت اور پردہ کیا تھا عزت کا اظہار ہے مگر برعکس اس کے
حضرت مریم علیہا السلام کا نام لیا گیا اس میں یہ راز پوشیدہ ہے کہ نصرانی دنیا جو اپنی
نادانی کی وجہ سے نعوذ باللہ حضرت مریمؑ کو وَلَمْ یَکُنْ اللہ کی شان والے خدا کی
بی بی سمجھے ہوئے ہے اور اس کے عقیدہ باطل کو باطل کرنا مقصود تھا۔ اس لئے
صاف صاف ان کا نام لے کر اس کا بطلان کیا گیا مطلب یہ ہے کہ جب دوسرے
پیغمبروں کی عزت کا اتنا خیال کیا گیا کہ ان کی بیبیوں کا نام نہیں لیا گیا تو اللہ تعالیٰ

اس سے بہت زیادہ کا مستحق تھا کہ وہ نعوذ باللہ ۔ خاکم بدہن اپنی بی بی کا نام نہ لیتا۔ اب جو نام لیا گیا تو اس نے سختی کیساتھ اس بات کو ظاہر کیا کہ نصرانی دنیا سخت ترین گناہ کی مرتکب ہو رہی ہے اور وہ سراپا غلطی میں مبتلا ہے کہ ایسا سمجھتی ہے ۔

حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے جلیل الشان پیغمبر کی ماں ہیں اور ان دونوں پر بڑا ظلم ہے کہ اپنے کو کوئی ان کا پیرو کہکر ایسا تکلیف دہ کلمہ منہ سے نکالے اور ایسا غلط عقیدہ قائم کر کے ان کی روحانی تکلیف کا باعث ہو۔

اگرچہ دنیا آج یورپ کو عقل کا پتلا سمجھے ہوئے ہے مگر قرآن کی محرومی نے دیکھنا چاہئے کہ ان کو کیسے تاریک غار میں گرا دیا ہے اور قرآنی معیار پر کس درجہ بے عقل ثابت ہو رہے ہیں کہ اسی کو نہ سمجھے جس کو سمجھنا چاہئے تھا ۔ اللہ اور اللہ والوں کے معاملہ میں انہوں نے ایسی ٹھوکر کھائی کہ چاروں شانے چت زمین پر گئے ۔ ترجمان القرآن کی پچھلی قسط میں قرآنی قصے کے تحت حضرت مریم رضی اللہ عنہا کا ذکر مبارک سپرد قلم کر کے عورتوں کی طرف سے ان کا حق ادا کیا جاتا ہے تاکہ ان کو اس بات کی شکایت کا موقع نہ ملے کہ ترجمان القرآن صرف مردوں ہی کو مخاطب کرتا ہے اگرچہ پچھلے نمبر بھی ہماری تائید میں ہیں لیکن یہ تائید مزید ہے ۔

اس نوٹ کے آخر میں قرآن مجید کی مخاطبت کے متعلق بھی کچھ کہہ دینا بے محل نہ ہوگا ۔ طبقہ اناث کو یاد رکھنا چاہئے کہ قرآن مجید میں اگرچہ زیادہ تر مردوں کو مخاطب کیا گیا ہے اور تھوڑے مقام ایسے ہیں جہاں خصوصیت کے ساتھ عورتوں کا ذکر ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہے کہ عورتیں چونکہ مردوں کی تابع ہیں اس لئے جو احکامات اور جو تعلیمات ان کے لئے ہیں وہی عورتوں کے لئے بھی ہیں اس صورت میں گویا پورا قرآن انکی مخاطبت میں بھی ہے اور مردوں کو اپنا مخاطب بنانے میں بھی ۔

(مدیر)

(۱)

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ

وہ وقت بھی یاد رکھنے کے لائق ہے جب کہ فرشتوں نے مریم سے کہا! اے مریم
بیشک اللہ نے تجھکو سارے جہاں کی عورتوں پر برگزیدہ اور پاک کیا ہے۔

حضرت مریم رضی اللہ عنہ کے والد کا نام عمران اور ماں کا حنہ تھا جو بنی اسرائیل میں بڑی عابدہ اور زاہدہ بی بی تھیں انھوں نے نذر مانی تھی کہ اگر مجھکو لڑکا پیدا ہوا تو اے اللہ تیری نذر کروں گی یعنے بیت المقدس کی خدمت کے لئے وہ مولود وقف ہوگا جو دنیا کا کام نہ کرے گا۔ بلکہ شب و روز یاد الٰہی میں بسر کرے گا۔

اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ	وہ وقت بھی یاد کرنے کے لائق ہے
رَبِّ اِنِّىْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِىْ	جب عمران کی عورت نے کہا! اے میرے
بَطْنِىْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّىْ	رب میرے پیٹ میں جو آزاد بچہ ہے میں نے
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ	اس کو تیرے نذر کیا سو تو مجھسے قبول فرمالے بیشک
الْعَلِيْمُ ۔	تو سب کچھ جانتا اور سنتا ہے۔

مائیں جسطرح آج اپنے بچے کو اپنا اور دنیا کا بنا کر اس کی اور اپنی عاقبت بگاڑتی ہیں مع اس نیک بی بی کے جذبہ خدا پرستی اور تعلق مع اللہ کے خلوص کو دیکھیں کہ وہ بی اے، ایم اے، بیرسٹر ایٹ لا، کیل، لاکھ پتی کروڑ پتی اور مہاراجہ بادشاہ وقت بننے کی دعا اپنے لڑکے کے لئے اپنے پروردگار سے نہیں کرتی ہیں بلکہ چاہتی ہیں تو یہ چاہتی ہیں کہ ان کا لڑکا اللہ والا ہو ہمارے خیال میں یہی ایک چیز ان کی بزرگی کی کافی دلیل ہے اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ یہ وقت ہیں اس لئے ان کی یہ دعا ایک دوسرے رنگ اس سے بہتر طریقہ پر مقبول ہوں۔

حضرت حنہ کے جب ایام حمل پورے ہوئے تو لڑکے کی بجائے لڑکی پیدا ہوئی جس کو دیکھ کر وہ اس لئے غمگین ہوئیں کہ ان کے خیال میں بچی سے وہ مقصد پورا نہ ہوگا جو

لڑکے سے ہوتا۔ چنانچہ انہوں نے کہا۔

رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰی — اے میرے رب افسوس میں لڑکی جنی۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ — اے اللہ تجھکو خوب معلوم ہے جو کچھ جنی ہوں بیٹا

وَلَیْسَ الذَّکَرُ کَالْاُنْثٰی — بیٹی جیسا تو ہوتا نہیں بہر حال اس کا نام

وَاِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ وَاِنِّیْٓ — مریم رکھتی ہوں اور میں اس کو شیطان

اُعِیْذُهَا بِکَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ — رجیم سے تیری پناہ میں دیتی ہوں نیز اسکی

الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ — اولاد کو بھی۔

حضرت حنہ کی یہ دعا بھی یاد رکھنے کے لائق ہے اور جب دینے والے سے مانگے تو اتنا تو مانگے اور مانگے بھی تو وہ چیز جس کے بعد کچھ باقی نہیں رہ جاتا یقیناً جو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آ یا وہ ہر طرح سے کامیاب ہوگیا اور جو شیطان مردود کے شر سے محفوظ ہوگیا وہ ہر طرح کی مصیبت سے آزاد ہوگیا۔

حضرت حنہ نے حضرت مریم ہی کے لئے دعائے خیر نہیں کی بلکہ ان کی ذریت کے لئے بھی اور ظاہر ہے کہ ایک سمجھدار اور نیک بی بی ہی کی یہ دعا ہو سکتی ہے بہر حال دعا مقبول ہوئی اور آسمانی پرورش نے ان کو پروان چڑھانا شروع کیا خدا کے گھر میں خدا کے انتظام کے اندر خدا کے ایک جلیل القدر پیغمبر حضرت زکریا علیہ السلام نے انکی تعلیم و تربیت وغیرہ کی کفالت فرمائی۔

اِذْ یُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَیُّهُمْ یَکْفُلُ مَرْیَمَ۔ — جب وہ اپنے اپنے قلموں کو ڈالتے تھے کہ ان سب میں کون شخص حضرت مریم کی کفالت کرے

وَکَفَّلَهَا زَکَرِیَّا ط — اور زکریا کو ان کا سرپرست بنایا

اللہ تعالیٰ نے ان کی اس نذر کو حسن قبول سے یوں سرفراز فرمایا۔

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا — پس ان کے رب نے بطریق احسن قبول فرمالیا اور عمدہ طور پر انکو نشو نما دیا

اس کے بعد ان واقعات کا ذکر ہے جو انہی کے لئے مخصوص ہے اور اللہ تعالےٰ کی آیات میں سے ایک آیت ہے جس طرح سے حضرت حوا علیہا السلام اور حضرت آدم علیہم السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے۔ اسی طرح سے یہ بھی بغیر شوہر کے خدا کی قدرت سے ایک جلیل الشان پیغمبر کی ماں بنیں۔ اور اس بات کا اظہار آپ کی ذات سے ہوا کہ اللہ تعالیٰ بڑی قدرت والا ہے۔ وہ خلاف عادت بھی سب کچھ کر سکتا ہے۔ ارشاد ہے۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ اور اس کتاب میں مریم کا بھی ذکر کیجئے۔ جبکہ وہ اپنے
مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۙ فَاتَّخَذَتْ گھر والوں سے علیحدہ ایک ایسے مکان میں جو مشرق کی جانب تھا
مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۚ فَاَرْسَلْنَا گئیں پھر ان لوگوں کے سامنے سے انہوں نے پردہ ڈال لیا پس ہمنے
اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ان کے پاس اپنے فرشتے کو بھیجا اور وہ انکے سامنے ایک پورا آدمی
قَالَتْ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ بن کر ظاہر ہوا۔ کہنے لگیں میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں اگر تو
اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ۝ قَالَ اِنَّمَا اَنَا خدا ترس ہے۔ فرشتے نے کہا کہ میں تمہارے رب کا
رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ ق لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا بھیجا ہوا ہوں۔ تاکہ تم کو ایک پاکیزہ لڑکا دوں۔
زَكِيًّا ۝ قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وہ کہنے لگیں کہ میرے لڑکا کس طرح ہو جاوے گا۔
وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا حالانکہ مجھکو کسی بشر نے ہاتھ تک نہیں لگایا اور نہ میں
قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ بدکار ہوں۔ فرشتے نے کہا کہ یوں ہی ہو جائیگا۔ تمہارے رب نے ارشاد
هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَ فرمایا ہے کہ یہ بات مجھکو آسان ہے اور ہم اس طور پر اس لئے پیدا کریں گے
رَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ۝ تاکہ ہم اس فرزند کو لوگوں کے لئے ایک نشانی بنا دیں اور باعث رحمت بنائیں اور
فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا یہ ایک طے شدہ بات ہے۔ پھر انکے پیٹ میں لڑکا رہ گیا پھر اس حمل کو لئے ہوئے
قَصِيًّا ۝ فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى کسی دور جگہ میں الگ چلی گئیں۔ پھر درد زہ کے مارے کھجور کے درخت کی طرف
جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ آئیں۔ کہنے لگیں کاش میں اس سے پہلے ہی مرگئی ہوتی اور ایسی
قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ۝ نیست و نابود ہو جاتی کہ کسی کو یاد بھی نہ رہتی۔

فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِىْ قَدْ جَعَلَ
رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ○ وَهُزِّىْٓ اِلَيْكِ
بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا
جَنِيًّا ○ فَكُلِىْ وَاشْرَبِىْ وَقَرِّىْ عَيْنًا
فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا فَقُوْلِىْٓ
اِنِّىْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ
اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ○ فَاَتَتْ بِهٖ
قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ
جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا ○ يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ
مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ
اُمُّكِ بَغِيًّا ○ فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ
قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِى الْمَهْدِ
صَبِيًّا ○ قَالَ اِنِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ
اٰتٰنِىَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِىْ نَبِيًّا ○ وَّ
جَعَلَنِىْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ وَ
اَوْصٰنِىْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا
دُمْتُ حَيًّا ○ وَّبَرًّاۢ بِوَالِدَتِىْ وَلَمْ
يَجْعَلْنِىْ جَبَّارًا شَقِيًّا ○ وَالسَّلٰمُ
عَلَىَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ
وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ○ ذٰلِكَ عِيْسَى
ابْنُ مَرْيَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِىْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ○

پس جبریل نے ان کی پائیں سے انکو پکارا کہ تم مغموم مت ہو تمہارے
رب نے تمہارے پائیں میں ایک نہر پیدا کر دی ہے۔ اور اس کھجور کے
اپنی طرف کو ہلاؤ اس سے تم پر خرمے تر و تازہ جھڑیں گے
پھر کھاؤ اور پیو اور آنکھیں ٹھنڈی کرو۔
پھر اگر تم آدمیوں میں سے کسی کو بھی دیکھو تو کہہ دینا کہ میں
نے اللہ کے واسطے روزے کی منت مان رکھی ہے تو میں
آج کسی آدمی سے نہیں بولوں گی۔ پھر وہ ان کو گود میں
لئے ہوئے اپنی قوم کے پاس لائیں لوگوں نے کہا مریم
تم نے بڑے غضب کا کام کیا۔ اے ہارون کی بہن
تمہارے باپ کوئی برے آدمی نہ تھے اور نہ تمہاری
ماں بدکار تھیں۔ پس مریم نے بچے کی طرف اشارہ
کر دیا۔ وہ لوگ کہنے لگے کہ بھلا ہم ایسے شخص سے کیونکر باتیں کریں جو ابھی
گود میں بچہ ہی ہو۔ وہ بچہ بول اٹھا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں
اس نے مجھکو کتاب دی اور اس نے مجھکو نبی بنایا۔ اور
مجھکو برکت والا بنایا میں جہاں کہیں بھی ہوں۔ اور
اس نے مجھکو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا جب تک میں زندہ
رہوں۔ اور مجھکو میری والدہ کا خدمت گزار بنایا۔
اس نے مجھکو سرکش بدبخت نہیں بنایا اور مجھ پر سلام ہے
جس روز میں پیدا ہوا اور جس روز مروں گا اور جس روز
میں زندہ کرکے اٹھایا جاؤں گا۔ یہ ہیں عیسیٰ بن مریم
میں سچی بات کہہ رہا ہوں جس میں یہ لوگ جھگڑ رہے ہیں